تحریک کے ذریعے یہ ''شیخ الاسلام'' حکمران بن جائے تو کرپشن میں کسی NRO والے سے پیچھے رہے گا؟!

اس دیرینہ مرض کا علاج یہ ہے کہ راسخ العقیدہ مسلمان ''اسلام کی تبلیغ'' کے ذریعے ''جمہوریت'' کی قباحتوں سے آگاہی پیدا کریں، اور اس کے مدمقابل ''اسلامی نظام شریعت'' کے ثمرات و برکات ثابت کرکے نفاذِ اسلام کی کامیاب تحریک چلائیں۔ اس کی بقا اور تحفظ ہماری اہم ترین ضرورت ہے۔ یہی اس ریاست کا تحفظ ہے، جس میں اٹھارہ کروڑ عوام نے عمرِ عزیز گزارنی ہے، جنہیں امریکن شہریت حاصل ہے نہ کینیڈین۔ اس وطن کو ہمارے باپ دادا نے جگر کا خون دے کر حاصل کیا ہے۔ اور خون پسینے کی کمائی سے اسے سینچ رہے ہیں۔

درآمد شدہ سیاستدان غریب عوام کے نام پر قرضے لیتے ہیں۔ رہی سہی کسر ٹیکسوں اور مہنگائی کے ذریعے لوٹ کر پوری کرتے ہیں۔ پھر ساری جمع پونجی اپنے ''دیس'' لے جاتے ہیں۔ اس ریاست کو بچانے کا واحد ذریعہ اس مقصد کا حصول ہے، جس نے اسے آزادی بخشی ہے؛ یعنی **اسلام کا مکمل نفاذ**۔ اس نفاذ سے تاخیر وہ بیماری ہے، جس میں مبتلا ہو کر ہماری حکومت ریاست کو ''بچانے'' کے بجائے اسے ''بیچ کھانے'' میں مصروف ہے۔

موجودہ دعویدارِ انقلاب، جمہوریت کو تمام دکھوں کا مداوا تسلیم کرنے کا اعلان کرکے شریعت و تاریخ کے حقائق سے نابلد جہلاء کو اسلام آباد میں ''ریاست بچاؤ'' مہم سونپنے لگا ہے۔ خاص کر سیاسی مقاصد میں کامیابی کی خاطر دہشت گرد پارٹی MQM کو بھی ''خوش آمدید'' کہنا اس کے خبث باطن کا مظہر ہے۔

ان آثار سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ لالچی بندہ ''حسینی مشن'' کا نام لے کر کوئی بڑا فتنہ کھڑا کرنے میں کوشاں ہے۔ اس طرح اب منہاج القرآن ''مشن حسینی'' کے عنوان کو بھی داغدار کرنے کا باعث بنے گا۔

نام نہاد شیخ الاسلام کے عقیدے میں ''بدعت'' نہ صرف جائز؛ بلکہ دین میں افضل عمل ہے۔ جس شخص کے عقیدے میں بدعت کو زبردستی شرعی حیثیت حاصل ہو، وہ کوئی اصلاحی تحریک چلانے کا اہل ہی نہیں ہے۔ کیونکہ ''جمہوریت'' بھی ایک بدعت ہے؛ جسے نام نہاد شیخ الاسلام سمیت بہت سے مسلمان نہ صرف درست سمجھتے ہیں؛ بلکہ ''بہترین آمریت سے بدترین جمہوریت کے بہتر ہونے'' کا یقین رکھتے ہیں۔ جبھی تو معیار کو بالائے طاق رکھتے ہوئے دہشت گردوں کو بھی ساتھ ملا کر ''مقدار'' بڑھانے کا متمنی ہے۔

اللہ پاک ہر قسم کے دشمن عناصر سے پاک وطن کی حفاظت فرمائے۔ آمین

○ ○ ○ ○ ○

درسِ قرآن مجید

تراثِ رحمانی در فوائد قرآنی

ڈاکٹر اسماعیل محمد امین

قال تعالیٰ: ﴿وَإِذْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۝﴾ [سورة البقرة ٥٣]

''اور جب ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کتاب اور (حق و باطل میں) واضح فرق کرنے کی چیز عطا فرمائی، تاکہ تم لوگ ہدایت حاصل کرلیں۔''

سابقہ آیات سے ربط اور مختصر تفسیر

سابقہ آیات سے بنی اسرائیل پر اللہ پاک کی نعمتوں کی یاددہانی اور ان کی نافرمانیوں کا تذکرہ جاری ہے۔ ان لوگوں کو اللہ عزوجل کی کتاب کے وارث ہونے اور اللہ کے ایک برگزیدہ رسول علیہ السلام کی نسل سے تعلق کا حوالہ دے کر انہیں اپنے برے کرتوت سے توبہ کرنے کی تلقین کی جارہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو توبہ کا طریقہ بتلایا اور سب سے بڑی نعمت یہ تھی کہ انہیں توبہ کی قبولیت کی نوید جانفزا بھی سنادی گئی۔

﴿وَإِذْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَالْفُرْقَانَ﴾ میں وَإِذْ سے سابقہ مذکورہ نعمتوں پر عطف ہوا ہے۔ إِذْ بمعنی اذکروا اس وقت کو یاد کرو۔ آتینا بمعنی أعطینا ہے، یعنی ہم نے عطا کیا۔ الکتابَ میں اَل حرف تعریف ہے، اس سے مراد باتفاق مفسرین تورات ہے۔ الفُرْقَانَ سے کیا مراد ہے؟ اس بارے میں درج ذیل اقوال منقول ہیں:

﴿۱﴾ اس سے مراد قرآن مجید ہے۔ اس لحاظ سے آیت کا مفہوم یہ ہے: ہم نے حضرت موسیٰ کو تورات دی اور آخری نبی ﷺ کو قرآن مجید سے نوازا۔ لیکن یہ قول ضعیف ہے؛ کیونکہ یہ مفہوم آیت کے سیاق سے موافق نہیں۔

﴿۲﴾ اس سے مراد انفلاق البحر ہے۔ یعنی اللہ پاک نے سمندر کو چیر کر بنی اسرائیل کے لیے خشک راستہ نکالا، جس سے ان کو نجات ملی۔ اور فرعونیوں کو غرق کردیا۔ جیسے کہ آخری نبی ﷺ کو غزوہ بدر میں کفارِ مکہ پر غلبہ حاصل ہوا، تو اسے قرآن کریم میں یوم الفرقان کہا گیا۔

﴿۳﴾ فرعون کی غلامی اور اس کے ظلم وستم سے نجات ملنا مراد ہے۔ جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے: ﴿إِنْ تَتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَلْ لَكُمْ فُرْقَانًا﴾ ''اگر تم تقویٰ اختیار کرو تو تمہیں ہر تنگی سے چھٹکارا حاصل ہوگا۔

﴿۴﴾ اللہ رب العزت نے اپنی حجت پوری کرنے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سچائی کو ظاہر کرنے کے لیے انہیں معجزات سے نوازا تھا، جیسے عصا اور ید بیضا وغیرہ؛ کیونکہ معجزات بھی حق و باطل کی پہچان میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ امام شوکانیؒ نے اسی توجیہ کو ترجیح دی ہے۔

ان توجیہات اور تفسیری آراء کی روشنی میں واو عاطفہ اپنے اصلی معنی یعنی مختلف چیز پر عطف میں استعمال ہوا ہے۔

﴿۵﴾ الفرقان سے مراد بھی وہی کتاب تورات ہے۔ یہاں تورات کی دو صفات تاکید کے طور پر بیان ہوئی ہیں۔

(ا) الکتاب بمعنی مکتوب ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تورات تختوں میں لکھ کر عطا فرمایا تھا۔

(ب) الفرقان ہر آسمانی کتاب حق و باطل کو واضح کرنے والی ہوتی ہے۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے: ﴿وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى وَهَارُوْنَ الْفُرْقَانَ﴾ اس توجیہ کے مطابق ایک چیز کا اپنے موافق معنی والے اسم پر عطف لازم آئے گا۔ لیکن یہ اسلوب عرب کے منظوم اور منثور کلام میں موجود ہے۔

إلى الملك القرم وابن الهمام　　و ليث الكتيبة فى المزدحم

مذکورہ شعر میں ابن الهمام اور ليث الكتيبة دونوں اسی الملك القرم کی صفات ہیں۔ لیکن ان کے درمیان واو عاطفہ لایا گیا ہے۔ اسی توجیہ کو امام طبری اور شیخ شنقیطی وغیرہ نے راجح قرار دیا ہے۔ اور شیخ ابن العثیمین نے الفرقان کو الکتاب کی صفت بنا کر اسے عطف الصفة على الموصوف قرار دیا ہے۔

﴿۶﴾ بعض علماء تفسیر نے اس واو کو زائدہ کہا ہے۔

﴿لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ﴾ میں لعلّ تعلیل یعنی بیانِ سبب کے لیے ہے۔ یعنی "تا کہ تم تورات پر عمل کر کے ہدایت پاؤ۔" ﴿تهتدون﴾ ہدایت سے مراد ہدایتِ علم و توفیق ہے۔ یعنی اللہ پاک نے تورات کو ہدایت کے لیے نازل فرمایا؛ لیکن بعض نے اس پر عمل کر کے ہدایت پائی اور بعض نے بے توجہی اور تکذیب کا راستہ اختیار کر کے گمراہ ہو گئے۔ [تفسير الطبری، القرطبی، ابن کثیر، ابن عطية، القاسمی، الشوکانی، ابن العثیمین]

آیت کریمہ سے مستنبط فوائد

فائدہ نمبر۱: سابقہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے فرعونیوں کی غرقابی اور بنی اسرائیل کی نجات کا تذکرہ فرمایا۔ زیر تفسیر آیت میں حضرت موسیٰ کو کتابِ ہدایت ملنے کا تذکرہ ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ قوم فرعون کے غرق ہونے کے بعد تورات نازل ہوا تھا۔ یہی بات اس فرمانِ الٰہی سے بھی واضح ہو رہا ہے: ﴿وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَهْلَكْنَا

الْقُرُوْنَ الْاُوْلیٰ بَصَآئِرَ لِلنَّاسِ وَهُدًی وَرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ○﴾[القصص ٤٣]''اوران سے اگلے زمانہ والوں کو ہلاک کردینے کے بعد ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو ایسی کتاب عنایت فرمائی جولوگوں کے لیے دلیل اور ہدایت ورحمت بن کرآئی تھی،تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔''[الشوکانی]

فائدہ نمبر۲: اللہ پاک نے لوگوں کی ہدایت کے لیےآسمانی کتابیں نازل فرمائیں۔یہ اللہ رب العزت کی سب سے بڑی نعمت ہے؛ کیونکہ لوگوں کے لیے اپنے خالق ومالک کی معرفت اوراس کے حقوق کو پہچاننے کا راستہ صرف وحی ہے۔بلکہ مخلوق کے آپس کے حقوق وفرائض کی پہچان بھی آسمانی شریعت کے بغیر ممکن نہیں۔[ابن العثیمین]

فائدہ نمبر۳: حضرت موسیٰ اللہ تعالیٰ کے رسول تھے؛ کیونکہ اللہ پاک نے انہیں آسمانی کتابِ ہدایت''تورات'' سے نوازا۔اوراللہ پاک نے جہاں قرآن مجید کو''فرقان''فرمایا،وہاں تورات کو بھی''فرقان''فرمایا ہے۔بلکہ''حق وباطل کے مابین فرقانیت''تمام آسمانی کتابوں کی مشترکہ صفت ہے۔جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس سے منقول ہے۔[ابن جریر] اسی لیے تورات کو اللہ عزوجل نے تمام انبیاءِ بنی اسرائیل کے لیے مرجع اور ہدایت کا سرچشمہ قرار دیا۔ارشادِربانی ہے:﴿اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِیْهَا هُدًی وَّ نُوْرٌ یَحْكُمُ بِهَا النَّبِیُّوْنَ الَّذِیْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِیْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِیُّوْنَ وَ الْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَیْهِ شُهَدَآءَ﴾[المائدة ٤٤] ''بیشک ہم نے تورات نازل فرمائی،جس میں ہدایت اور روشنی تھی،اس کے مطابق رب کے فرمانبردار انبیاء کرام اور اللہ کے اولیاء اورعلماءِ دین فیصلہ کرتے تھے؛ کیونکہ وہی اللہ کی کتاب کے محافظ بنائے گئے تھے۔اوروہ اس بات پر گواہ تھے۔''[ابن العثیمین]

تنبیہ: یادرہے کہ تمام آسمانی کتب بشمول تورات اپنے اپنے زمانے میں سرچشمہ ہدایت تھیں۔قرآن مجید کے نزول سے وہ تمام منسوخ ہوگئی ہیں؛ کیونکہ قرآن مجید جہاں سابقہ کتابوں کی تصدیق کرتا ہے،وہاں یہی تمام کتبِ سماویہ کی جامع تصویر ہے۔

فائدہ نمبر۴: آسمانی کتب کا اصل مقصد

اللہ تعالیٰ نے تمام آسمانی کتابیں اس لیے نازل فرمائیں کہ لوگوں سے جہالت دور کی جائے۔اورانہیں اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو۔اوراللہ پاک کا تقرب حاصل کرنے کا راستہ معلوم ہو۔لیکن بنی اسرائیل نے اس واضح کتاب کی مخالفت کی۔انہوں نے اس کی تعلیمات پرعمل نہیں کیا۔اسی سے ان کی سرکشی کا بھی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔[ابن العثیمین]

فائدہ نمبر۵: آیت مبارکہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اسباب اپنے مسببات میں اثرانداز ہوتے ہیں۔جیسا کہ اللہ